Regd L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم سہ شنبہ
۱۶ رمضان المبارک

جلد ۴۰/۶ | ۱۰ احسان ۱۳۳۱ ہش | ۱۰ جون ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۳۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ جون ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو آج ٹمپریچر ۹۹ تک رہا لیکن کمزوری بہت ہے ۔ احباب دعا جاری رکھیں ۔

تیسرے درجہ کے ڈبوں میں مزید سہولتوں کا انتظام

لاہور ۹ جون ۔ اس سال کے آخر تک ریل کے تیسرے درجے کے ڈبوں میں چوڑی سیٹوں بجلی کے پنکھوں اور ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جائیگا ۔ اکتوبر نومبر تک یہ نئے ڈبے بیرونی ملکوں سے آنے شروع ہو جائیں گے جہاں آجکل یہ بن رہے ہیں ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے جنرل مینیجر مسٹر ہیوٹ نے آج لاہور ریلوے سٹیشن پر اونچے درجے کے آرام کرنیوالے نئے کمروں کا افتتاح کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا ۔

پنجاب میں تین سال کے اندر اندر
اسی ہزار مکان تعمیر کئے جائیں گے

لاہور ۹ جون ۔ پنجاب میں شہروں کو ترقی دینے کی سکیم کے تحت تین سال کے اندر اندر پندرہ چھوٹے چھوٹے شہر بسائے جائیں گے جن میں اسی ہزار مکان تعمیر کئے جائیں گے ۔ مرکزی حکومت نے اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۳ کروڑ روپے بطور امداد اور ڈیڑھ کروڑ روپیہ بطور قرض دینا منظور کیا ہے ۔ صوبائی حکومت خود اپنے وسائل سے بھی مزید رقم فراہم کرے گی ۔ زمین حاصل کرنے کا کام اس سال اکتوبر میں شروع ہو جائے گا ۔

مولانا اختر علی خاں کو ۲۰۰ روپے جرمانہ کی سزا

لاہور ۹ جون ۔ آج لاہور ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ مشتمل بر چیف جسٹس جناب محمد منیر و جسٹس ایس ۔ اے رحمان نے روزنامہ زمیندار کے مدیر مسئول مولانا اختر علی خاں کے خلاف توہین عدالت کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے انہیں ۲۰۰/ روپے جرمانہ کی سزا دی ۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ایک ماہ قید بامشقت بھگتنی ہوگی ۔ نیز عدالت نے یہ بھی ہدایت کی کہ جرمانہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ادا کر دیا جائے ۔ ”زمیندار“ کے خلاف توہین عدالت کا یہ مقدمہ ۱۰ مئی کی اشاعت میں شائع شدہ ایک ایڈیٹوریل نوٹ کی بنا پر دائر کیا گیا تھا ۔ اس ایڈیٹوریل نوٹ میں مسٹر امین الدین صحرائی کی رہائی پر تبصرہ کیا گیا تھا ۔ ”زمیندار“ کے مدیر مسئول نے اپنی

(۴)

اس غلطی پر غیر مشروط معافی مانگ لی تھی ۔ لیکن عدالت نے نوعیت جرم کے پیش نظر معافی کو کافی نہ سمجھتے ہوئے سزا تجویز کرنا مناسب سمجھا ۔ گو معافی کو تخفیف سزا کی وجہ قرار دیا ۔

ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں ایرانی تیل کے جھگڑے کی سماعت شروع ہو گئی

برطانیہ دباؤ ڈال کر ایران کو جھکنے پر مجبور کرتا رہا ہے ۔ عدالت کے روبرو ڈاکٹر مصدق کی تقریر

ہیگ ۹ جون ۔ آج یہاں بین الاقوامی عدالت نے برطانیہ اور ایران کے درمیان تیل کے جھگڑے کی سماعت شروع کی ۔ یہ جھگڑا ۱۱ مئی ۱۹۵۱ء میں برطانیہ نے عدالت میں پیش کیا تھا ۔ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے اپنے ملک کی طرف سے پیروی کرتے ہوئے کہا ۔ برطانیہ کی حکومت ایک سامراجی حکومت ہے ۔ اس نے یہ معاملہ عدالت میں پیش کرنے سے پہلے اپنا کام نکالنے کیلئے طاقت استعمال کی ۔ جب ایران کی پارلیمنٹ میں تیل کو قومی ملکیت میں لینے کا قانون پاس ہو گیا تو برطانیہ نے ہر طرح سے ہم کو ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا ۔ اس نے اپنی چھاتہ بردار فوج ان ملکوں میں لا جمع کی جو ایران کے بہت قریب ہیں ۔ اس کے جنگی جہازوں نے ایران کے ساحلوں کے قریب سمندر میں ڈیرا آ لگایا ۔ پھر اس نے ایران کے مالی اور اقتصادی نظام کو تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ۔ بالآخر جب اس نے دیکھا کہ یہ تمام جارحانہ کارروائیاں بے اثر ہیں اور ایران ان تمام مصائب کو مردانہ وار جھیل رہا ہے تو اس نے اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کر کے بین الاقوامی عدالت میں دادرسی کی درخواست پیش کر دی ۔ انہوں نے مزید کہا کہ برطانیہ کی کوشش یہی رہی ہے کہ وہ ہماری تیل کی صنعت پر اپنی اجارہ داری قائم رکھے ۔ اس کی یہ پالیسی ہماری غربت کے ذمہ دار ہے ۔ وہ اپنی اجارہ داری قائم رکھنے کے لئے ایران کی سابقہ حکومتوں پر دباؤ ڈالتا رہا ہے وہ ہمیں اقتصادی لحاظ سے اب بھی بھاری نقصان پہنچا رہا ہے ۔ لیکن میں دباؤ میں آکر ہتھیار نہیں ڈالوں گا ۔ ڈاکٹر مصدق نے اس بات پر چنداں زور نہیں دیا کہ عدالت کو اس جھگڑے کی سماعت کا اختیار نہیں ہے ۔ انہوں نے اسی بات پر زور دیا کہ برطانیہ کو ظالم ہونے کے باعث دادرسی کا حق نہیں پہنچتا ۔

ڈاکٹر محمد مصدق کی تقریر کے بعد بلجیم کے پروفیسر ہنری رولاں نے ایران کی طرف سے پیروی کرتے ہوئے اس امر پر بحث کی کہ آیا عدالت کو اس معاملہ کی سماعت کا حق ہے یا نہیں ۔ انہوں نے کہا اقوام متحدہ کا منشور اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی ملک کے گھریلو مسئلہ کو بین الاقوامی مسئلہ سمجھ کر اس پر غور کیا جائے ۔

شاہ طلال کی ملکہ لاپتہ ہیں

عمان ۹ جون ۔ اردن کے شاہ طلال کی ملکہ جو سوئٹزرلینڈ کے مقام لوزان میں ایک ہوٹل میں مقیم تھیں ۔ اب وہاں سے غائب ہیں ۔ شاہ طلال پیرس سے جنیوا ہوتے ہوئے جب لوزان پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ ہوٹل سے جمعرات کی رات کو چلی گئی تھیں ۔ اردن کے سترہ سالہ ولیعہد حسین بھی ان کے ساتھ تھے ۔

روزنامہ ”آزاد“ اور غازی سراج الدین منیر نے آنریبل چیف جسٹس کی طرف ان کہی باتیں منسوب کی ہیں

آپ نے نہ احمدیت کو جھوٹا قرار دیا اور نہ اس کے وجود کو اشتعال انگیزی کا باعث ٹھہرایا

ہر دو ملزمان کو لاہور ہائیکورٹ کی طرف سے دو دو سو روپے جرمانہ کی سزا

لاہور ۹ جون ” (روزنامہ آزاد اور غازی سراج الدین منیر کے شائع کردہ پمفلٹ کی) زیر غور تحریروں میں واضح طور پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ گویا عدالت ہذا کے چیف جسٹس نے ”قادیانی“ مسلک کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی اور خود احمدیوں کے وجود کو اس بات کے حق میں وجہ جواز ٹھہرایا کہ دوسرے مسلمان ان کے خلاف تشدد روا رکھیں ۔ یہ ایک ناسزا حقائق کا منہ چڑانا ہے ۔ اور اس کوشش پر دلالت کرتا ہے کہ عدالت کو بھی سیاسی اور مذہبی تنازعات کی دلدل میں گھسیٹا جائے ۔ عدالت ہذا اور اس کے ججوں کا منصب یہ ہے کہ وہ خوف اور رعایت سے بالا ہو کر لوگوں کے درمیان یکساں انصاف کریں ۔ اگر عاقبت نا اندیش اخبار نویسوں کو ان کہی باتیں چیف جسٹس کی طرف منسوب کر کے عدالت ہذا کی غیر جانبداری اور اس کی نیک نامی کو صدمہ پہنچانے کی اجازت دے دی جائے تو یہ چیز انتہائی بدبختی پر دلالت کرے گی “ یہ ہیں اس فیصلے کے الفاظ جو لاہور ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ مشتمل بر چیف جسٹس جناب محمد منیر اور مسٹر جسٹس ایس اے رحمان نے روزنامہ ”آزاد“ کے ایڈیٹر اور اوکاڑہ کے غازی سراج الدین منیر کے خلاف توہین عدالت کے مقدمہ میں آج صادر کیا ۔ ڈویژن بنچ نے ہر دو ملزمان کو توہین عدالت کا مجرم قرار دے کر انہیں دو دو سو روپے جرمانہ کی سزا دی اور لکھا کہ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ملزمان کو ایک ہفتہ قید بامشقت بھگتنی ہو گی ۔ ان پر یہ مقدمہ اس لئے دائر کیا گیا تھا کہ انہوں نے اوکاڑہ کے ایک احمدی کے مقدمہ قتل کے بارے میں ہائیکورٹ کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے بعض غلط الفاظ آنریبل چیف جسٹس کی طرف منسوب کر کے مذکورہ بالا غلط تاثر پھیلانے کی کوشش کی تھی ۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۲ جون کو مقدمہ کی سماعت کے وقت ایڈیٹر روزنامہ ”آزاد“ اور غازی سراج الدین منیر نے اپنی اس غلطی پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے عدالت سے غیر مشروط طور پر معافی مانگی تھی ۔ عدالت نے آج فیصلے میں جرم کی نوعیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا کہ یہ مقدمات ایسے نہیں ہیں جن میں محض معافی کو جرم دھونے کے لئے کافی سمجھا جا سکے ۔ اس لئے عدالت کی نگاہ میں غازی سراج الدین منیر اور ایڈیٹر ”آزاد“ توہین عدالت کے مرتکب قرار پائے گو عدالت نے ہر دو کی غیر مشروط معافی کے پیش نظر سزا میں تخفیف کو مناسب خیال کرتے ہوئے صرف دو دو سو روپے جرمانہ کی سزا تجویز کی ۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا مکتوب

ذیل میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک مکتوب درج کیا جاتا ہے۔ جو آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے بیماری کی حالت میں امسال لکھنؤ یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان دیا۔ لیکن یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے نہ صرف آپ کو کامیاب کیا۔ بلکہ نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ یونیورسٹی بھر میں اول رہے الحمدللہ

مکرم صاحبزادہ صاحب نے اس خط میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی ایک خواہش کے پورا ہونے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

لکھنؤ ۳۱/۵/۵۲

سیدی میرے پیارے ابا جان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ بخیریت ربوہ تشریف لے آئے۔

آج شام کے وقت سے میری طبیعت خراب ہوتی شروع ہوئی۔ اور اب رات کے بارہ بجے بخار چڑھا ہوا ہے۔ طبیعت بہت گھبرائی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے کہ امتحان کو صرف ۱۳ دن باقی رہ گئے ہیں۔ ۱۴ کو امتحان شروع ہوگا۔ اور بالکل آخری ایام میں بخار ہوگیا ہے۔ نہ معلوم بعد میں کیا ہونے والا ہے۔ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے شفا عطا فرمائے۔ کیونکہ بندے کے گناہ اگرچہ کتنے بڑے ہوں۔ مگر اس کی رحمت اور فضل سب سے وسیع ہے۔

آج شام کو سیٹھ خیر الدین صاحب کے بڑے لڑکے منصور احمد صاحب کی شادی کی تقریب تھی لڑکی سید ارشد علی صاحب کی ہے دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس تعلق جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آج سیٹھ خیر الدین صاحب نے بتایا کہ ۱۹۴۵ء کے جلسہ کے موقعہ پر سیٹھ صاحب کی لڑکی اور سید صاحب کی لڑکی جن کی کہ اب شادی ہوئی ہے۔ دونوں قادیان گئی تھیں۔ ہمارے خاندان میں کسی شادی کی تقریب تھی۔ یہ دونوں لڑکیاں بھی مدعو تھیں۔ کسی وقت یہ دونوں لڑکیاں حضرت اماں جان مدظلہا العالی کی خدمت میں بروقت حاضر نہ ہوسکیں۔ تو اس وقت حضرت اماں جان رضی نے فرمایا کہ نند بھاوج ابھی تک آئی نہیں۔ سیٹھ صاحب کہتے ہیں۔ کہ ابھی منصور کی اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کا مجھے خیال بھی نہیں تھا۔ مگر حضرت اماں جان کے فرمانے پر میں نے اسے الٰہی مشیت سمجھا۔ اور میں نے اسی وقت یہ رشتہ پسند کرلیا۔ اور آج خدا تعالےٰ نے اسے پورا فرمایا۔

حضرت اماں جان رضی کی تشویشناک علالت کی خبر سنکر طبیعت پر بے حد اثر ہے۔ میں خدا تعالےٰ کی مشیت کے مطابق دور ہوں اور ملنے سے مجبور۔ طبیعت بہت چاہتی ہے کہ حضرت اماں جان رضی کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور ہر قسم کی خدمت بجالاتا۔ قادیان میں مجھے یہ سعادت نصیب ہوتی رہی ہے۔ کہ میں فجر کی نماز کے بعد حضرت اماں جان کو قرآن کریم کی تلاوت کرکے سنایا کرتا تھا۔ اب وہ وقت یاد آتا ہے ÷

اللہ تعالےٰ آپ کو سلامتی سے رکھے اور ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کے مقاصد کو پورا فرمائے۔ آمین والسلام

خاکسار: مرزا وسیم احمد

تذکرہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجموعہ الہامات تذکرہ کے نئے ایڈیشن کی تیاری ہو رہی ہے۔ جن احباب کو حضور کے ان الہامات رویا و مکاشفات کا علم ہو۔ جو پہلے ایڈیشن میں درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ یا جن کے پاس قلمی ذخیرہ ان الہامات کا موجود ہو۔ وہ معہ ثبوت ہمیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تا کام کی تکمیل کی جا سکے۔ اور اگر آپ نے کوئی اور مفید مشورہ دینا ہو۔ تو وہ بھی تحریر فرمائیں۔ جلال الدین شمس انچارج تالیف و تصنیف

اعلان معافی

محمد خان ساکن من باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ کو بوجہ خلاف ورزی نظام تعلیم سلسلہ عالیہ احمدیہ مقاطعہ و اخراج از جماعت کی سزا دی گئی تھی۔ اب ان کے معافی طلب کرنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت و مہربانی معاف فرما دیا ہے

(ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ)

۲۹ رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ جماعت کے دوست اس کی برکات اور فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہوں گے۔ ماہ رمضان کے آخر میں دوستوں کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعا خاص کے حصول کا موقعہ ہر سال وکالت مال کی طرف سے اس رنگ میں پیدا کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر وکیل المال ۲۹ رمضان المبارک کو ان مخلصین کی فہرست حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جو اس تاریخ تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا فرما دیتے ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ یہ فہرست ۲۹ رمضان کو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے خاص کے لئے پیش ہوگی۔ امید ہے دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔ وعدہ کی جلد ادائیگی اور بالخصوص اس موقعہ پر ادائیگی جہاں دوستوں کے لئے خاص ثواب کا موجب ہوگی۔ وہاں دوست حضرت اقدس کے اس ارشاد کی بھی تعمیل کرنے والے ہوں گے کہ

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے۔ اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے۔ اور پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گزار دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔"

۲۹ رمضان المبارک کی فہرست میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ تمام رقوم تاریخ مذکورہ تک مرکزی خزانے میں داخل ہو جائیں۔ (خاکسار وکیل المال ثانی تحریک جدید)

جماعت ہائے ضلع لائلپور، شیخوپورہ و گوجرانوالہ کی توجہ کیلئے

مولوی منشی خان صاحب مبلغ نظارت دعوت و تبلیغ کو بغرض فراہمی چندہ صیغہ نشر و اشاعت اضلاع لائلپور، شیخوپورہ و گوجرانوالہ مقرر کیا گیا ہے۔ ان اضلاع کی جملہ جماعتوں کے افراد و پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ مولوی صاحب موصوف سے تعاون فرماتے ہوئے اپنی جماعتوں سے زیادہ سے زیادہ چندہ جمع کرنے میں ان کی اعانت فرمائیں۔ تا کہ صیغہ نشر و اشاعت زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرکے طالبان حق کو پہونچا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مولوی منشی خان صاحب اس غرض کیلئے مرکز سے روانہ ہو چکے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اعلان

سلسلہ کی بعض اغراض کے لئے تقسیم ملک سے قبل کے زمانے کے پرانے اردو اخبارات کی ضرورت ہے۔ جن دوستوں کے پاس موجود ہوں براہ مہربانی جلد دفتر جماعت احمدیہ لاہور واقعہ ۱۳ ٹمپل روڈ میں بھجوا دیں۔ اخبارات خواہ کتنے ہی پرانے ہوں شکریہ کے ساتھ وصول کئے جائیں گے۔ (انچارج دفتر جماعت احمدیہ لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۰ جون ۱۹۵۲ء

برطانوی حکومت فریق نہیں

چوہدری ظفر اللہ خان نے اخبار "اکانومسٹ" کی تردید میں جو معرکۃ الآرا بیان دیا ہے۔ اس کو برطانیہ میں بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ اور وہاں کے حلقوں میں اس سے بڑا اضطراب پھیلا ہے۔ ایران کے تیل کے جھگڑے کے تعلق میں خاصکر برطانوی اخبارات نے چوہدری صاحب کے بیان کی اہمیت کو تسلیم نہیں کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ چوہدری صاحب نے اینگلو ایرانین تیل کے تنازعہ میں برطانوی حکومت کو فریق نہ سمجھنے میں مغالطہ کھایا ہے۔ کیونکہ یہ برطانوی حکومت کے موقف کے متضاد ہے۔ چوہدری صاحب کا ایسا کرنا برطانوی حکومت کے موقف کے بے شک متضاد ہوگا۔ لیکن یہ ایرانی حکومت کے موقف کے بالکل مطابق ہے۔ اور جہاں تک عدل و انصاف کا تعلق ہے۔ ہماری دانست میں ایرانی حکومت کا موقف صحیح ہے۔

ایرانی حکومت کا موقف یہی ہے کہ برطانی حکومت اس معاملہ میں مداخلت کر کے ایرانی حکومت کے حقوق خود مختاری میں ناحق رخنہ انداز ی کر رہی ہے۔ چنانچہ گذشتہ اپریل میں ہیگ کی بین الاقوامی عدالت نے جب یہ فیصلہ صادر کیا کہ برطانیہ اور ایران ایک مشترکہ بورڈ قائم کریں۔ جو ایران میں تیل کے معاملات کی نگرانی کرے۔ تو ایرانی حکومت نے اس فیصلہ کو ٹھکرا دیا۔ اور یہ اعتراض کیا کہ کسی عدالت کو اختیار نہیں ہے کہ وہ ایسے معاملات کے متعلق فیصلہ دے جو ایران کے حقوق خود مختاری کے معاملات سے تعلق رکھتے ہوں ساتھ ہی حکومت ایران نے اس ضمن میں ایک بیان بھی اس مطلب کا جاری کیا کہ عدالت جانبداری سے کام لے رہی ہے۔

ڈاکٹر مصدق آج ۹ جون ۱۹۵۲ء کو بین الاقوامی عدالت کے جاز جوں کو یہی بتانے کے لئے ہیگ تشریف لے گئے ہیں۔ کہ عدالت مذکورہ اینگلو ایرانی تنازعہ میں فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر مصدق کا موقف بالکل صحیح ہے۔ اگر برطانیہ کو اس معاملہ میں بطور ایک آزاد حکومت کے دخل اندازی کا حق ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ برطانیہ کو ایران کی سرزمین پر ریاستی حقوق حاصل ہیں۔ جو صریحاً ایرانی حقوق خود مختاری کے متضاد ہیں۔ اگر بفرض محال ایران کے تیل میں برطانیہ کو کوئی حقوق حاصل تھے تو وہ بطور برطانوی ریاست کے نہیں تھے۔ بلکہ بطور اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کا حصہ دار ہونے کی حیثیت سے تھے اگر ایران بین الاقوامی قانون کے رو سے داقعی ایک سالم آزاد خود مختار ریاست ہے۔ تو قانوناً کسی دوسری ریاست کو اس میں ریاستی حقوق حاصل نہیں ہو سکتے۔ چونکہ اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کوئی آزاد خود مختار ریاست نہیں ہے۔ اور چونکہ اس کی دعے سے اس کا وجود ایران کے آزاد خود مختارانہ ریاستی حقوق پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اس کو اینگلو ایرانی تنازعہ میں ایک فریق مانا جا سکتا ہے۔ مگر برطانوی حکومت بوجہ ایک غیر ملکی ریاست ہونے کے اس تنازعہ میں کوئی قانونی موقف نہیں رکھتی۔ اس لئے چوہدری ظفر اللہ خان کا برطانوی حکومت کو اس تنازعہ میں فریق نہ بیان کرنا بین الاقوامی نقطۂ نظر سے بالکل صحیح ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ عدالت اپنے وقار کے پیش نظر کوئی ایسا فیصلہ نہیں کرے گی جس کو ایران پھر ٹھکرا دے۔

دوسری بات جو ہم ضمناً عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان کی اس معرکۃ الآرا تقریر نے واضح طور پر ان لوگوں کے الزامات کی تردید کر دی ہے۔ جو کہا کرتے ہیں کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی برطانیہ اور امریکہ کی حاشیہ بردار ہے۔ چوہدری صاحب کی حق گوئی نے جہاں اسلامی ملکوں میں خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ وہاں برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں بھی زلزلہ ڈال دیا ہے۔ اور اخبار "اکانومسٹ" اسلامی ممالک میں پاکستان کی طرف سے جو بدظنی اور بددلی پھیلانا چاہتا تھا۔ اپنے اس شنیع ارادہ میں سخت ناکام ہوا ہے

ایران کو اپنے موقف میں پاکستان کے وزیر خارجہ کے اس تاریخی بیان سے جو تائید و تقویت پہونچی ہے۔ اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

"چٹان" اور "ایشیا" کی اشاعت بند

حکومت پنجاب نے پنجاب سیفٹی ایکٹ کے ماتحت لاہور کے دو ہفتہ وار اخبارات "ایشیا" اور "چٹان" کی اشاعت ایک سال کے لئے اس بناء پر بند کر دی ہے کہ حکومت کی رائے میں ان دو جرائد کی سرگرمیاں اخلاق عامہ شائستگی اور امن کے سراسر منافی اور نقیض تھیں۔ چنانچہ اس ضمن میں محکمۂ تعلقات عامہ پنجاب کی طرف سے جو سرکاری اطلاع اخبارات کو شائع کرنے کے لئے بھیجی گئی ہے۔ اس میں کہا ہے کہ

حکومت پنجاب کو صحافت کی آزادی پر کسی قسم کی پابندی عائد کرنے کے لئے پبلک سیفٹی ایکٹ کے استعمال کرنے میں ہمیشہ پس و پیش ہوتا ہے تاہم سوچ و بچار کے بعد حکومت اس نتیجہ پر پہونچی ہے۔ کہ جب اخبار نویس اپنے آپ کو اس حد تک گرا دے۔ اور وہ اخلاق عامہ اور عوام کے احساس تحفظ کے لئے زحمت بن جائے۔ تو ایسے حالات میں حکومت کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ اس قسم کے خطرے سے سوسائٹی کو بچانے کے لئے ضروری اقدام کرے۔ حکومت کو یقین ہے۔ کہ تمام سلامت خیال شہری جن میں صحافی بھی شامل ہیں۔ حکومت کے اس نظریہ سے اتفاق کریں گے کہ ہماری پبلک زندگی کے لئے اس قسم کے خطرے کا مضبوطی کے ساتھ سدباب کیا جانا ضروری ہے۔

ہم بلاتوقف عرض کرتے ہیں کہ ہمیں حکومت کے اس نظریہ سے سو فیصدی اتفاق ہے۔ نہ صرف اتفاق ہے بلکہ ہم یہ عرض کرنے کی بھی جسارت کرتے ہیں۔ کہ خود الفضل نے جہاں تک جرائد کی اخلاق عامہ شائستگی اور امن کے سراسر منافی اور نقیض سرگرمیوں کا تعلق ہے بیسیوں بار حکومت کی توجہ ان کی طرف دلائی ہے۔

پاکستانی اخبارات کے ایک حلقہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے افراد اور اس کے قابل احترام بزرگوں کے متعلق جس قسم کی سرگرمیوں کا متواتر مظاہرہ ہوتا رہتا ہے۔ وہ اکثر ان سرگرمیوں سے کہیں زیادہ دلآزار ہوتی ہیں۔ جو ان دو جرائد نے گزشتہ ایام میں دکھائی ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ہماری حکومت کی نظر میں شائد ہماری آواز اتنی مؤثر نہیں ہے کہ وہ اس معاملہ پر سوچ بچار فرماتی بہر حال اب چونکہ سوچ بچار کے بعد حکومت اس نتیجہ پر پہونچ گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ اس کو فراموش نہیں کرے گی۔ اور جہاں کہیں بھی یہ خطرہ آئندہ کبھی سر اٹھائے گا اپنی اس نیک مثال کی پیروی کر کے پورے زور سے اس کا سدباب کرے گی۔

اخراج از جماعت و مقاطعہ

چونکہ بشیر احمد صاحب ساکن ہنجگہ بائیاں صوبے وار والیاں ضلع سیالکوٹ نے قضا کے فیصلہ کی تعمیل نہیں کی لہذا انہیں بمنظوری حضور اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع فرمائیں۔ ناظر امور عامہ

ان دو خطرناک نقائص کو جلد از جلد رفع کریں

(۱) جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں وصول ہونے کی رفتار افسوسناک حد تک سست ہے۔ حالانکہ ذمہ دار کارکنان کو بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ ہر ماہ کے پہلے عشرہ کے اندر اندر رپورٹ کا نظارت ہذا میں بھیجنا اشد ضروری ہے۔ احباب یاد رکھیں کہ کسی کام سے متوقع فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک اسے مقررہ وقت کے اندر اندر سر انجام نہ دیا جائے۔ پس احباب اس بات کی اہمیت سمجھیں اور رپورٹیں بلا توقف ہر ماہ کے پہلے دس دنوں کے اندر اندر بھیجا کریں۔

(۲) امر دوم یہ کہ ہر جماعت میں خدا کے فضل سے مخلصین موجود ہیں۔ جو خود تبلیغ کرتے ہیں اور دوسروں سے تبلیغ کا کام لیتے ہیں۔ مرکز سے بھیجے ہوئے ٹریکٹ (التبلیغ) تقسیم کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو پڑھ کر سناتے ہیں۔ مگر چونکہ ان کی طرف سے ان کے کام کی تفصیلی رپورٹ مرکز میں نہیں پہونچتی۔ اس لئے انہیں نہ کوئی مشورہ دیا جا سکتا ہے اور نہ ان کے کام سے کوئی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ دو خطرناک نقائص ہیں۔ احباب جلد از جلد ان کو رفع کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مسئلہ ارتداد کے متعلق فاضل مدیر الحمرا کی رائے

لاہور کے ایک ماہنامہ الحمرا (جون ۱۹۵۲ء) کے فاضل مدیر کتاب "اسلام میں ارتداد کی سزا" پر ریویو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ کتاب مولانا مودودی صاحب کے کتابچے "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" کے جواب میں مولانا روشن دین صاحب تنویر نے لکھی ہے۔ اب سے بیس پچیس سال پہلے بھی بعض مولویوں نے قتل مرتد کی بحث شروع کی تھی۔ اسلام کہتا ہے کہ "دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر و اکراہ روا نہیں ہے" لیکن افسوس کہ مولوی حضرات ان پوچھے اغراض کے پیش نظر مذہب پر بہتان باندھنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔ ایک اور بدقسمتی یہ ہے کہ ارتداد کی سزا تجویز کرتے وقت ان حضرات کے ذہن میں مسلمانوں کا فرقۂ احمدیہ ہوتا ہے کاش یہ فرقہ بھی احمدی مسلمان کے بجائے صرف مسلمان کہلانا ہی پسند کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس فرقے کے ایک فاضل رکن مولانا روشن دین کو مولانا مودودی کے کتابچے کی تردید کے لئے یہ سخت اسمائی پڑی۔ تنویر صاحب کا بیان معقول مدلل اور قابل یقین ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ مولانا مودودی صاحب نے آجکل یہ کتابچہ کیوں شائع کیا۔ صدیوں کے بعد حضرت قائد اعظم کی کوششوں سے مسلمانوں میں قابل فخر داخلی اتحاد پیدا ہوا تھا جسے اس قسم کی تحریریں سخت نقصان پہونچا رہی ہیں۔ مولانا مودودی صاحب کو اپنے علم و فضل اور قوت عمل سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہیئے "اسلام میں ارتداد کی

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

روایاتِ محمود

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

(۳)

(۳۰) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ غالباً آپ ان دنوں میں سیالکوٹ میں تھے یا کسی اور مقام پر قادیان سے باہر تھے کہ آپ کو خبر پہنچی کہ آپ کی والدہ سخت بیمار ہیں۔ یہ سن کر آپ فوراً قادیان کی طرف روانہ ہو گئے۔ تو جو شخص (آپ کو) لینے آیا ہوا تھا۔ وہ بار بار یکہ والے سے کہنے لگا کہ ذرا جلدی کرو بی بی صاحبہ کی طبیعت بہت خراب تھی۔ خدا خیر کرے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اور زیادہ یکہ والے کو تاکید کرنے لگا۔ اور کہنے لگا کہیں خدانخواستہ فوت ہی نہ ہو گئی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے۔ میں نے اس فقرہ سے سمجھ لیا کہ وہ فوت ہو چکی ہیں۔ اور یہ مجھے اس صدمہ کے لئے تیار کر رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تم ڈرو نہیں اور جو سچ سچ بات ہے۔ وہ بتا دو۔ اس پر اس نے کہا کہ بات تو یہی ہے کہ وہ فوت ہو چکی ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۴۱)

(۳۱) ایک دفعہ ایسا ہوا کہ آپ مقدمہ کی پیروی کے لئے گئے۔ مقدمہ کے پیش ہونے میں دیر ہو گئی نماز کا وقت آ گیا۔ آپ باوجود لوگوں کے منع کرنے کے نماز کے لئے چلے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد مقدمہ کے لئے آپ کو بلایا گیا۔ مگر آپ اپنی عبادت میں مشغول رہے۔ جب فارغ ہوئے تو پھر عدالت میں گئے۔ جب قاعدہ سرکاری چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مجسٹریٹ یکطرفہ ڈگری دے دیتا۔ اور ان کے خلاف فیصلہ سنا دیتا۔ مگر اللہ تعالےٰ کو آپ کی یہ بات ایسی پسند آئی کہ اس نے مجسٹریٹ کی توجہ کو اس طرف پھیر دیا۔ اور اس نے آپ کی غیر حاضری کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ کے والد کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

(دعوۃ الامیر صفحہ ۲۶۰)

(۳۲) ابتدائی ایام میں یعنی ابتدائی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے والد صاحب مقدمات کی پیروی کے لئے بھیجا کرتے تھے ایک اہم مقدمہ چل رہا تھا۔ جس کی کامیابی پر خاندانی عزت اور خاندان کے وقار کا انحصار تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ نے لاہور بھیجا کہ وہاں جا کر پیروی کریں۔ چنانچہ آپ ایک لمبا عرصہ جو مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے قریب تھا لاہور میں رہے۔ قادیان کے سید محمد علی شاہ صاحب لاہور میں رہتے تھے۔ ان کے پاس آپ ٹھہرے۔ اور انہوں نے اپنے ایک دوست[1] کی گاڑی کا انتظام کر دیا کہ جب چیف کورٹ کا وقت ہو۔ تو آپ کو وہاں پہنچا آیا کرے۔ اور جب وقت ختم ہو جائے تو آپ کو لے آئے۔ یہ بیان کرنے والے دوست[2] کے والد کی گاڑی تھی۔

کئی دنوں کے انتظار کے بعد جب فیصلہ سنایا گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی سید محمد علی شاہ صاحب کے گھر آ گئے۔ سید صاحب نے پوچھا آج آپ گاڑی پہنچنے سے پہلے ہی آ گئے۔ آپ بڑے خوش تھے۔ فرمانے لگے۔ مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اسلئے میں پہلے ہی آ گیا۔ سید صاحب نے آپ کی خوشی دیکھا سمجھا کہ مقدمہ میں کامیابی ہوئی ہو گی۔ مگر جب پوچھا کہ کیا مقدمہ جیت گئے؟ تو آپ نے فرمایا۔ مقدمہ تو ہار گئے۔ مگر اچھا ہوا جھگڑا تو مٹا۔ اب ہم اطمینان سے خدا تعالےٰ کو یاد کر سکیں گے۔ یہ سنکر سید صاحب بہت ناراض ہوئے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ نے دعوے نہیں کیا تھا۔ اور جب آپ نے دعوے کیا۔ تو بھی کچھ عرصہ تک سید صاحب مخالف رہے انہوں نے ناراض ہو کر کہا اس مقدمہ کے ہار جانے سے تو آپ کے خاندان پر تباہی آ جائے گی۔ اور آپ خوش ہو رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ جو خدا تعالےٰ نے کہا تھا۔ وہ پورا ہو گیا۔ تو دعوے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ حالت تھی۔ آپ دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہتے تھے۔ آپ فرماتے اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جب تک اس نے مجھے مجبور نہیں کر دیا کہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوں۔ اس وقت تک میں نے دنیا کی طرف توجہ نہ کی۔ گویا روحانی طور پر آپ غار حرا میں رہتے جس میں رہتے ہوئے آپ کو دنیا کی خبر نہ تھی۔ اور دنیا کو آپ کی خبر نہ تھی۔" (الفضل جلد ۲۲ نمبر ۹ صفحہ ۳)

(۲۳) جب آپ اس قسم کے (دنیاوی مقدمات و ملازمت وغیرہ) معاملات سے تنگ آ گئے تو آپ نے ایک خط اپنے والد صاحب کو لکھا۔ جس میں اس قسم کے کاموں سے فارغ کر دیئے جانے کی درخواست کی۔ اس خط کو میں یہاں نقل کر دیتا ہوں۔ تاکہ معلوم ہو کہ آپ ابتدائی عمر سے کس قدر دنیا سے متنفر تھے اور یاد الٰہی میں مشغول رہنے کو پسند کرتے تھے۔ یہ خط آپ نے اس وقت کے دستور کے مطابق فارسی زبان میں لکھا تھا۔ اور ذیل میں درج ہے۔

"حضرت والد مخدوم من سلامت! مراسم
غلامانہ و قواعد فدویانہ بجا آوردہ
معروض حضرت والا میکند چونکہ دریں
ایام برأی العین مے بینم و بچشم
سر مشاہدہ میکنم کہ در ہمہ ممالک و بلاد
ہر سال چناں وبائے مے افتد کہ
دوستاں را از دوستاں و خویشاں را از خویشاں
جدا میکند و ہیچ سالے نمے بینم
کہ ایں نائرہ عظیم و چنیں حادثہ
الیم در آں سال شور قیامت نیفگند
نظر برآں دل از دنیا سرد شدہ است
و رو از خوف جاں زرد و اکثر ایں دو
مصرعہ شیخ مصلح الدین شیرازی
بیاد مے آیند و اشک حسرت ریختہ
میشود
مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار
و نیز ایں دو مصرعہ ثانی از دیوان فرخ[3]
قادیانی نمک پاش جراحت دل میشود
؎ بدنیائے دوں دل مبند اے جواں
کہ وقت اجل مے رسد ناگہاں
لہذا میخواہم کہ بقیہ عمر در گوشۂ تنہائی
نشینم و دامن از صحبت مردم بچینم
و بیاد او سبحانہ مشغول شوم مگر گذشتہ
را عذرے و مافات را تدارکے شود
عمر بگذشت و نماند است جز از گامے چند
بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند
کہ دنیا را اساسے محکم نیست و زندگی را
اعتبارے نے و ایس من خاف
علیٰ نفسہٖ من آفۃ غیرہٖ والسلام

(دعوۃ الامیر اردو صفحہ ۲۶۱)

ترجمہ اردو:- حضرت والد مخدوم من سلامت غلامانہ مراسم اور فدویانہ آداب کی بجا آوری کے بعد آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ان دنوں یہ امر مشاہدہ میں آ رہا ہے اور ہر روز یہ بات دیکھی جا رہی ہے کہ تمام ممالک اور قطعات زمین میں ہر سال اس قسم کی وبا پھوٹ پڑتی ہے۔ جو کہ دوستوں کو دوستوں سے اور رشتہ داروں کو رشتہ داروں سے جدا کر دیتی ہے اور ان میں ابدی مفارقت ڈال دیتی ہے اور کوئی سال بھی اسباب سے خالی نہیں گذرتا کہ یہ عظیم الشان آگ اور المناک حادثہ ظاہر نہ ہوتا ہو یا اس کی تباہی کی وجہ سے شور قیامت برپا نہ ہوتا ہو ان حالات کو دیکھکر میرا دل دنیا سے سرد ہو گیا ہے اور چہرہ اس غم سے زرد ہے۔ اور اکثر حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ مصرعے زبان پر جاری رہتے ہیں اور حسرت و افسوس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں۔

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

ناپائیدار عمر پر بھروسہ نہ کر اور زمانہ کی کھیل سے بے خوف نہ ہو۔ نیز فرخ قادیانی کے دیوان سے یہ دو مصرعے بھی میرے زخموں پر نمک چھڑکتے رہتے ہیں ؎

بدنیائے دوں دل مبند اے جواں
کہ وقت اجل مے رسد ناگہاں

اپنے دل کو دنیائے دوں میں نہ لگا۔ کیونکہ موت کا وقت ناگہاں پہنچ جاتا ہے

اس لئے میں چاہتا ہوں کہ باقی عمر گوشۂ تنہائی اور کنج عزلت میں بسر کروں۔ اور عوام کی صحبت اور مجالس سے علیحدگی اختیار کروں۔ اور اللہ تعالےٰ سبحانہ کی یاد میں مصروف ہو جاؤں۔ تاکہ تلافی مافات کی صورت پیدا ہو جائے۔

عمر بگذشت و نماند است از گامے چند
بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

عمر کا اکثر حصہ گذر گیا ہے۔ اور اب چند دن باقی رہ گئے ہیں بہتر ہے کہ یہ چند روز کسی کی یاد میں بسر ہوں۔ کیونکہ دنیا کی کوئی پختہ بنیاد نہیں۔ اور زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور حیات مستعار پر کوئی اعتماد نہیں (عربی فقرہ) جس شخص کو اپنا فکر ہو اسے کسی آفت کا کیا غم۔

(۳۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے والد صاحب کا ایک واقعہ لطف لے کر بیان کیا کرتے تھے۔ کہ آپ جب فوت ہوئے اسوقت اسی سال کے قریب عمر تھی مگر وفات سے ایک گھنٹہ پہلے آپ پاخانہ کے لئے اٹھے آپ کو سخت پیچش تھی اور پاخانہ کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک ملازم نے آپ کو سہارا دیا مگر آپ نے اس کا ہاتھ جھٹک کر پرے کر دیا اور کہا کہ مجھے سہارا کیوں دیتے ہو۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد آپ کی وفات ہو گئی۔

(الفضل جلد ۲۲ نمبر ۲۷ صفحہ ۳)

---

[1] ملک بسنور رئیس لاہور (مرتب)
[2] ملک غلام محمد صاحب قصور ملز قصور والے
[3] فرخ۔ یہ خود حضرت اقدس ؑ کا دعوے سے پہلے
[4] کا تخلص تھا اور حضور علیہ السلام کا یہ دیوان "درمکنون" کے نام سے شائع ہو چکا ہے (خاکسار مرتب)

لیلۃ القدر کی تلاش!

(۲)

(از مکرم عبد الحمید صاحب آصف از ربوہ)

اس مضمون کی پہلی قسط میں یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ لیلۃ القدر کی اصل غرض گناہوں کی معافی کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث ہدیہ ناظرین ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں تو کیا دعا مانگوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ دعا مانگنی چاہیئے کہ "اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (مشکوٰۃ شریف) یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے۔ اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ تو مجھے معاف کر دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس موقعہ پر مندرجہ بالا دعا مانگنے کی تلقین کرنا یہ بتاتا ہے۔ کہ لیلۃ القدر میں اصل دعا گناہوں کی معافی کے لئے مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ اس رات کے قیام کی غرض ہی یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہ معاف کرے۔

لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کے لئے جو چیز ضروری ہے اُس کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل روایت کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

بخاریؒ نے عبادۃ الصامتؓ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔ باہر دو آدمی لڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! میں تو لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لئے نکلا تھا۔ مگر فلاں فلاں کی لڑائی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے حافظہ سے اس کا علم اُٹھا لیا۔ شاید اس میں بہتری ہو۔ اب تم اسے ۲۵-۲۷ یا ۲۹ کی رات میں تلاش کرو۔ اس روایت سے یہ بات عیاں ہے۔ کہ رسول کریمؐ صلعم کو لیلۃ القدر کے متعلق علم دیا گیا۔ مگر دو آدمیوں کی شورش اور جھگڑے کی وجہ سے وہ علم آپ کے حافظہ سے اُٹھا لیا گیا۔

پس آپس کی لڑائی نے لیلۃ القدر کے متعلق علم کو وہ کونسی تاریخ کو ہوتی ہے۔ رسول کریمؐ کے ذہن سے بھلا دیا۔ اس روایت کو ذہن نشین رکھتے ہوئے ہمیں ارادہ کر لینا چاہیئے۔ کہ

ایسے لوگوں سے جن سے ہمارے جھگڑے دنیاوی اور نفسانی وجوہات پر ہوں۔ صلح کر لیں۔ اور ہم میں سے کوئی بھی یہ خیال نہ کرے۔ کہ میں مظلوم ہوں۔ اس لئے دوسرے کو پہلے صلح کرنی چاہیئے۔ بلکہ مظلوم کو زیادہ ضرورت ہے۔ کہ صلح کرے کیونکہ پہلے صلح کرنے والے کے لئے عظیم الشان وعدہ ہے۔ اور یہ یقیناً بدقسمتی ہوگی کہ ایک تو انسان مظلوم ہو۔ اور دوسرے صلح کرنے کے انعامات بھی ظالم کو مل جائیں۔

حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ ایک دفعہ آپس میں لڑ پڑے۔ لڑائی کے بعد دونوں احباب اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ تھوڑی دیر ہی گذری تھی۔ کہ حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ کے گھر کی طرف معافی مانگنے کے لئے چل پڑے۔ راستہ میں ایک شخص جو لڑائی کے موقعہ پر حاضر تھا۔ اس کی آپ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا "حضور! کدھر کا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حسین سے معافی مانگنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا معافی تو اُن کو آپ سے مانگنی چاہیئے نہ کہ آپ کو۔ کیونکہ زیادتی اُن کی تھی۔ اس پر حضرت امام حسنؓ نے فرمایا۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں مظلوم ہوں۔ مگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہوئی ہے۔ کہ جھگڑے کے بعد جو شخص صلح کے لئے پہلے ہاتھ بڑھاتا ہے وہ دوسرے سے ۵۰۰ سال پہلے جنت میں جائے گا اس لئے میں نہیں چاہتا۔ کہ حسین جس نے مجھ پر دنیا میں تو زیادتی کر لی۔ اگلے جہاں میں بھی مجھ سے آگے نکل جائے۔ کس قدر شاندار ہے اس مظلوم کے لئے انعام جو صلح کے لئے پہلے ہاتھ بڑھاتا ہے۔

آپس کی ناراضگیاں لیلۃ القدر کی مبارک گھڑی کو ہم سے بہت دور کر دیتی ہیں۔ اے لیلۃ القدر کو تلاش کرنے والو! اٹھو اور بہت جلد اپنے بھائیوں سے جن سے تم ناراض ہو۔ صلح کر لو۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ دو مومن تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہیں۔ لیکن ہم میں بعض کئی کئی ماہ سے ناراض ہیں۔ اور اس پر طرہ یہ کہ خواہش مند ہیں وہ اس بات کے کہ لیلۃ القدر کی نعمت انہیں مل جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ حضرت خلیفہ اولؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مجھ سے ناراض ہو گئے۔ وجہ یہ تھی۔ کہ آپ نے ایک مضمون لکھوایا تھا۔ اور اس پر ایک انعام مقرر کیا تھا۔ جو مضمون آپ نے انتخاب کیا۔ وہ بعض کے نزدیک اس قابل نہ تھا۔ میری رائے بھی یہی تھی۔ ایک شخص نے سختی سے نکتہ چینی کی۔ اور وہ کسی نے میری طرف منسوب کر کے آپ کو پہنچا دی۔ مولوی صاحبؓ مجھ سے ناراض ہو گئے۔ میں ان دنوں بخاری پڑھتا تھا۔ میں فوراً بخاری لیکر آپ کے پاس پڑھنے کے لئے چلا گیا۔ حالانکہ مجھے ان دنوں بخار ہوتا تھا۔ اور کئی ماہ سے سبق چھوڑا ہوا تھا۔ لیکن میں نے یہ خیال

کیا کہ اگر آج نہ گیا۔ تو ضرور دل میں ایک حجاب پیدا ہو جائیگا۔ اور علم سے محروم رہ جاؤں گا"۔
(الفضل ۳۰ ستمبر ۲۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس مبارک اقدام کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اور یہ واقعہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ ہمیں بھی آپس کی ناراضگیوں کے لمحات لمبے نہیں کرنے چاہئیں۔ اور فوراً صلح کر لینی چاہیئے۔ ....

....

دو شخصوں کی لڑائی سے لیلۃ القدر کی گھڑی کا علم اوجھل ہو گیا تھا۔ اور اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "شاید اس میں بہتری ہو" حضورؐ کا یہ ارشاد کس قدر صداقت پر مبنی ہے جب تک مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد رہا۔ اور ناراضگی کے لمحات کو لمبا نہ ہونے دیا۔ وہ صلح کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے۔ انہیں لیلۃ القدر کی دولت ملتی رہی۔ لیکن جب مسلمان ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے۔ اور ناراضگی کے لمحات سالوں سے بدل گئے۔ لیلۃ القدر بھی ان سے دور ہوتی گئی۔ اور رمضان کی برکات سے وہ بے نصیب رہے

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کو کھڑا کر کے پھر اتفاق اور صلح کی بنیاد ڈالی ہے جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلد ایک دوسرے سے صلح کر لیں۔ اور اس بات کا ثبوت دیں کہ حضرت امام حسنؓ کے نقش قدم پر چلنے والے اب بھی موجود ہیں۔ جب آپ لوگ آپس کی شکر رنجیوں کو بھول جائیں گے۔ لڑائی کے بیج کو ختم کر دیں گے۔ اور پھر آپ لیلۃ القدر کی تلاش کرنے کے لئے کوشاں ہوں گے۔ تو خدا تعالیٰ آپ کو ضرور اس نعمت سے مالا مال کرے گا۔

لیلۃ القدر کے متعلق ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اس کے متعلق کوئی ایسی علامت ہے۔ جس کے ذریعہ ہم یہ معلوم کر سکیں۔ کہ یہ رات لیلۃ القدر ہے، اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"بعض احادیث میں آتا ہے۔ کہ کچھ بجلی چمکتی ہے، ہوا ہوتی ہے۔ اور ترشح ہوتا ہے۔ ایک نور آسمان کی طرف جاتا۔ اور آتا نظر آتا ہے۔ مگر اول الذکر علامات ضروری نہیں۔ گو اکثر ایسا تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ ایسا ہوتا ہے۔ اور آخری علامت نور دیکھنے کی علماء کے تجربہ میں آئی ہے۔ یہ ایک کشفی نظارہ ہے۔ ظاہری علامت نہیں جسے ہر ایک شخص دیکھ سکے۔ خود میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔ لیکن جو کچھ میں نے دیکھا ہے دوسروں نے نہیں دیکھا"
(تفسیر کبیر پارہ عم حصہ دوم صفحہ ۳۲۹)

ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہ رمضان کے آخری عشرہ کی صرف ایک رات جو لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ ہزار مہینوں سے کیسے بہتر ہو سکتی ہے جب کہ ہزار مہینوں میں تو ۸۳ کے قریب لیلۃ القدر آ جائیں گی۔ یعنی ایک لیلۃ القدر دوسری تراسی لیلۃ القدروں سے کیونکر بہتر ہو گی۔

اس کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"لیلۃ القدر آتی تو ہر سال ہے۔ مگر ہر شخص کو یہ رات میسر نہیں آتی۔ جو لوگ سچے تقوے اور سچی نیکی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ انہیں خاص توجہ اور خاص خشوع و خضوع کی حالت میں وہ میسر آتی ہے۔ یعنی گو اس کی عام برکات تو عام مسلمانوں کو ہر سال ہی مل جاتی ہیں۔ لیکن اس کا کامل ظہور جب کہ انسان کو یہ معلوم بھی ہو جاتا ہے۔ کہ آج لیلۃ القدر ہے خاص خاص آدمیوں کو اور کبھی کبھی ہی نصیب ہوتا ہے۔ یہ تجربہ درمیانہ درجہ کے مومنوں کو اپنی عمر میں کبھی ایک دفعہ یا دو دفعہ نصیب ہو جاتا ہے۔ پس اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جس شخص کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں لیلۃ القدر مل جائے۔ اُسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کی ساری عمر کامیاب ہو گئی۔ اور عمر کا اندازہ تو تراسی سال لگا کر بتایا ہے۔ کہ ایسے شخص کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ رات اس کی باقی عمر سے افضل ہے۔ اور اسی رات کی خاطر اس کی زندگی گذر رہی ہے۔ اور یہ رات اس کی زندگی کا نچوڑ ہے"

پس اے احمدی بھائیو! اور بہنو! اس مبارک رات کو حاصل کرنے کے لئے ان باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین رکھ لیں کہ

(۱) سارے رمضان میں خلوص دل سے دعائیں کرتے رہیں اور اخلاص سے روزے رکھیں۔

(۲) اگر آپ کسی سے ناراض ہیں۔ تو فوراً اس سے صلح کر لیں۔ ناراضگی کے لمحات کو لمبا نہ کریں۔

تمام رمضان لیلۃ القدر کو تلاش کریں اس مبارک رات کو تلاش کرنے کے لئے جس میں وہ محبوب ازلی دعاؤں کو قبول کرنے کے لئے خود بھی بیتاب ہے۔ جتنی بھی کوشش کی جائے کم ہے جب آپ کو اس مبارک رات میں عبادت کی توفیق ملے۔ تو آپ اس دعا کو نہ بھولیں کہ

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی"

ماڈل ٹاؤن کی مستورات میں درس القرآن

اس دفعہ بھی محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن ۵۔ اے بلاک میں درس القرآن دے رہی ہیں مستورات بہت کم شامل ہوتی ہیں کہ بہنیں تکلیف کر کے

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان - فدیہ رمضان وغیرہ

(از مورخہ ۵۲/۵/۲۴ تا ۵۲/۶/۴)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے ربوہ)

ذیل میں ان رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو سابقہ اعلان کے بعد میرے دفتر میں مختلف بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے چندہ امداد درویشان اور فدیہ رمضان اور صدقہ وغیرہ کے حساب میں وصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے فضل ورحمت سے جزائے خیر دے۔ اور ان کے چندوں اور فدیوں اور صدقات کو قبول فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ رمضان کا مہینہ غرباء کے لئے خاص اخراجات اور مالی بوجھ کا مہینہ ہوتا ہے۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ ہمارے دوست سنت نبوی کی اتباع میں اس کار خیر میں بیش از پیش حصہ لے کر ثواب کما رہے ہیں۔ البتہ بعض دوستوں کی رقوم فدیہ مجھے ان کی معروف حیثیت سے کم نظر آتی ہیں۔ انہیں اس طرف توجہ دیکر اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ قرآن شریف نے ایک جگہ اس اصول کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ جب کسی خاص تقریب پر کسی غریب کو کھانا کھلایا جائے۔ یا کھانے کا خرچ دیا جائے تو وہ دینے والے کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے۔

فدیوں کے متعلق دوستوں کو یہ اصول بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فدیہ صرف ان لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ جو بوجہ بیماری یا ضعف پیری یا عورتوں کی صورت میں حمل یا رضاعت کی وجہ سے معذور ہیں۔ دوسرے لوگوں کو بہر حال روزہ رکھنا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۲/۶/۴

روپے

(۱) چودھری مبشر احمد صاحب چیمبر ٹنڈو الہ یار سندھ (صدقہ) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۲) چودھری مسعود احمد صاحب باجوہ اوکاڑہ (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۴-۰-۰
(۳) خورشید اسماعیل صاحبہ بنت چودھری محمد اسماعیل صاحب مرحوم (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۱۶-۰-۰
(۴) چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ پاکستان کراچی (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۶۰-۰-۰
(۵) اہلیہ صاحبہ ملک مشتاق احمد صاحب ریلوے بکنگ کلرک لائل پور (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۶) آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب بھلروں (سرگودھا) (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۷) سید سردار حسین شاہ صاحب عارف والہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۸) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ۲۷ ڈیوس روڈ لاہور (فدیہ رمضان ورکس) ۔۔۔ ۵۰-۰-۰
(۹) " " " " " " " (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۱۰) حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۱۱) حکیم عبد العزیز صاحب لاہور (بمد زکوٰۃ برائے درویشاں) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۱۲) میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ ملتان (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۵۰-۰-۰
(۱۳) بیوہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم لاہور کینٹ (فدیہ رمضان خود و دختر لیڈی ڈاکٹر حمید مفتی صاحبہ) ۔۔۔ ۴۰-۰-۰
(۱۴) لیڈی ڈاکٹر محمودہ اختر نذیر احمد صاحبہ کراچی (ٹکٹ ہمراہ خط بلا تفصیل) ۔۔۔ ۰-۱۲-۰
(۱۵) ڈاکٹر محمد الدین صاحب بھلروں (صدقہ برائے درویشاں) ۔۔۔ ۳۰-۰-۰
(۱۶) صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ (بیگم پیر معین الدین صاحب) لاہور (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۱۷) چودھری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت احمدیہ منٹگمری (ہدیہ درویشاں) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۱۸) لیڈی ڈاکٹر محمودہ اختر نذیر احمد صاحب آرام باغ کراچی (ہدیہ درویشاں) ۔۔۔ ۱۰۰-۰-۰
(۱۹) ڈاکٹر فرزند علی صاحب کوٹ فرزند علی بہاولپور (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۲۰) " " " " از طرف والدہ صاحبہ خود " " " " ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۲۱) " " " " اہلیہ صاحبہ خود " " " " ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۲۲) سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (بیگم پیر صلاح الدین صاحب) لاہور " " " ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۲۳) اہلیہ حکیم محمد دین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۲۴) شیخ محمد حسین صاحب پنشنر قانونگو شیخوپورہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۲۵) مرزا اسلم حیات بیگ صاحب لائل پور از طرف والد صاحب خود مرزا افضل بیگ صاحب و والدہ خود (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۔۔۔ ۲۴-۰-۰
(۲۶) عبد المنان صاحب ولد ماسٹر علی محمد صاحب مسلم منٹگمری (صدقہ بکرا برائے درویشاں) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۲۷) سردار غلام رسول خاں صاحب محبانی علی پور گھلواں (صدقہ برائے درویشاں) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۲۸) اہلیہ حافظ صوفی غلام محمد صاحب مرحوم مبلغ ماریشس ربوہ (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
(۲۹) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کراچی بذریعہ ملک غلام فرید صاحب ایم - اے ربوہ (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۳۰) خواجہ صدیق احمد صاحب سیٹھی بھیرہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۳۱) چودھری شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ (افطاری برائے درویشاں) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۳۲) شیخ محمد سعید صاحب ۱۵ برکت علی روڈ لاہور (فدیہ رمضان خود و دختر خود) ۔۔۔ ۳۰-۰-۰
(۳۳) عبد الرؤف خاں صاحب اولڈ لاہور (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۳۴) اہلیہ شیخ محمد عبد الرشید صاحب مرحوم ٹیالوی " " " " ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۳۵) خورشید نور بیگم صاحبہ بنت مرزا احمد دین صاحب مرحوم خانیوال (عقیقہ بکرا برائے درویشاں) (پسر خود عزیز احیاء الدین کے لئے) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۳۶) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۳۰-۰-۰
(۳۷) چودھری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال پو بلا مہاداں ضلع سیالکوٹ (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۵-۰-۰
چودھری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال پو بلا مہاداں ضلع سیالکوٹ (صدقہ) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۳۸) محمودہ بیگم صاحبہ بنت چودھری غلام قادر صاحب نمبر دار اوکاڑہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۳۹) سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب گوجرانوالہ (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
" " " " " " " (افطاری برائے درویشاں) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۴۰) ڈاکٹر کرنل تقی الدین احمد صاحب حال ایبٹ آباد (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۴۱) فیض الحق خاں صاحب کوئٹہ از طرف ڈاکٹر میجر سراج الحق صاحب (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۴۰-۰-۰
(۴۲) اہلیہ فیض الحق خاں صاحب کوئٹہ (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۴۳) محمد بشیر احمد صاحب احمدی ایجنٹ سٹینڈرڈ ویکیوم آئل کمپنی جھنگ (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۵۰-۰-۰
(۴۴) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم حال گوجرانوالہ (عید الفطر پر مستحق درویشوں کے کپڑوں کے لئے از طرف مرحوم والدین و بابو صاحب مرحوم و اعزاز اللہ و احسان اللہ مرحوم ۔۔۔ ۱۰۰-۰-۰
(۴۵) ماسٹر خیر الدین صاحب محلہ پوران نگر سیالکوٹ شہر (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۔۔۔ ۳۰-۰-۰
(۴۶) مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۔۔۔ ۱۲-۰-۰
(۴۷) اہلیہ بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دفتر حفاظت مرکز ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۴۸) ہمشیرہ صاحبہ سید محمد داؤد صاحب کارکن نظارت علیا ربوہ (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۵-۰-۰

کل میزان ۔۔۔ ۱۱۹۶-۱۲-۰

دعائے مغفرت

برادرم سراج الحق خاں صاحب انسپکٹر پولیس مورخہ ۲۰ رمئی کو اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوستوں کو اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے جنازہ پڑھنے کا موقعہ نہ ملا۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر ممنون فرمائیں۔ مرحوم نے قادیان میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اور فیض اللہ چک کے رہنے والے تھے۔ نہایت دیانتدار اور مخلص احمدی تھے۔

(عاجز نصیر الحق راولپنڈی)

انقلاب کے بعد اچانک تبدیلی سے تحریک جدید میں شامل نہ ہو سکنے والے اب شامل ہو جائیں

تحریک جدید دفتر اول کے وہ مجاہد جو شروع سے شامل ہوتے آ رہے تھے۔ اور انقلاب کے بعد حالات کی اچانک تبدیلی کے سبب شامل نہ ہو سکے تھے۔ ان کے پتہ معلوم ہونے پر دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ دفتر اول میں شمولیت کی تحریک و تحریص دے رہا ہے۔ چنانچہ ذیل میں بعض دوستوں کے نام ظاہر کرنے کے بغیر ان کے مخلصانہ خطوط کا خلاصہ اس لئے دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ احباب جو دفتر اول میں اب تک شامل نہیں ہو سکے۔ اب اپنی موجودہ توفیق اور مالی حالت کے مطابق وعدہ کر کے شامل ہو جائیں۔ ایک مخلص جن کے ذمہ گذشتہ تین سال کا وعدہ -/۲۰۳۵ روپیہ بقایا تھا۔ لکھتے ہیں:

آپ کی چٹھی ملی۔ فارم پُر کر کے بھیج رہا ہوں۔ میں واقعی ان بدقسمت لوگوں میں سے ہوں۔ جو شامت اعمال کی وجہ سے گوناں گوں پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا ہوئے۔ اور تحریک جدید کی مہم میں سالہا سال تک شریک رہنے کے باوجود چند سالوں سے پیچھے رہ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے محروم ہو گئے۔ چنانچہ اپنی محرومی پر تاسف بھی بہت ہوا۔ اور پریشانی بھی۔ لیکن میں واقعی مجبور تھا۔ اور کف افسوس مل کر رہ جاتا تھا۔ الحمد للہ۔ اب حالات سازگار ہیں۔ اور پھر بفضلہ تعالیٰ تحریک جدید کا تازہ دم اور بہادر سپاہی ثابت کرنے کا موقع مل گیا ہے۔

وعدہ سال ۱۷ و ۱۸ بھیج رہا ہوں۔ بقایا صاف کرنے کا عزم بالجزم بھی کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بقایا صاف کرنے کی بھی صلاحیت پیدا کر دے۔ سال ۱۷ و ۱۸ کا چندہ انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر ۵۲ء میں ارسال کر دوں گا۔ اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ میں بہ اقساط بقایا بھی صاف کر دوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

مشرقی پاکستان کے ایک مخلص دوست متواتر پندرہ سال ادا کرتے رہے تھے۔ مگر سال ۱۶ و ۱۷ میں سخت بیمار رہے۔ ان کی بیماری بھی سخت تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اب ان کو نسبتاً صحت عطا فرمائی۔ وہ سال ۱۶ و سال ۱۷ اور سال ۱۸ کا وعدہ -/۳۰۰ روپیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میرا دل تو چاہتا ہے۔ کہ میں یہ رقم تحریک جدید کی ضرورت کے پیش نظر فوری ادا کر دوں۔ مگر بے بس ہو رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ -/۳۰۰ روپیہ میں اس سال کے آخر تک ادا کرنے کی انتہائی کوشش کروں گا۔

وہ دوست جو دفتر اول کے کچھ سال نہیں دے سکے۔ انہیں اب شامل ہو کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اول تو اپنی پہلی رفتار ترقی کو قائم رکھتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر حالات تبدیل ہو چکے ہوں۔ حالات کی تبدیلی کے ماتحت قربانی میں بھی کمی کی جا سکتی ہے۔ اور ایسے دوستوں کے لئے یہ رعایت حضور منظور فرما چکے ہیں۔

تحریک جدید کے مغربی پاکستان، مشرقی پاکستان اور بیرونی ممالک کے دوستوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انہیں اپنے وعدے بہرحال جلد سے جلد ادا کرنا ہیں۔ اس لئے کہ بیرونی ممالک کے مبلغین کو اخراجات پیشگی اس ماہ میں جانے والے ہیں۔ اور یہ اخراجات تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی پر ہی بھیجے جا سکتے ہیں۔ جو احباب ۲۹ رمضان المبارک یا اس ماہ جون کے آخر تک ادا کریں گے۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے بھی پیش کئے جائیں گے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ولادت

(۱) عبد الرزاق خاں صاحب ورد احمدی کلرک سپلائی ڈپو جہلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے ۲/۶/۵۲ کو لڑکی عطا فرمائی۔ احباب خادمہ دین اور نیک اور درازی عمر کے لئے اور مزید نرینہ اولاد کے لئے دعا فرمائیں۔ حکیم عبد القدیر کاغانی سید مٹھا بازار لاہور (۲) میرے ماموں زاد بھائی مکرم چوہدری محمد امین صاحب باجوہ بمقام کتھو والی ۳۱۲ ضلع لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو لمبی عمر عطا کر کے خادم دین بنائے اور والدین کے لئے موجب راحت ہو۔ منظور احمد منیر درویش دفتر اخبار بدر قادیان۔ (۳) ۲۲/۲۳ اپریل کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے "وحیدہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادم دین بنائے۔ اور صحت تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار ایم۔ انور نمبر بر گوادر ٹرماسٹر آفس آرڈیننس ڈپو کوئٹہ چھاؤنی۔

اعلان نکاح

میرے بھتیجے عزیزم امیر احمد خان عابد چیف پٹی افسر محکمہ نیوی کا نکاح عزیزہ منصورہ ریحانہ بنت جناب غلام احمد صاحب ہیڈ ماسٹر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ منڈیانوالہ ضلع سیالکوٹ مورخہ یکم مئی ۱۹۵۲ء کو مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مولوی نور الحسن صاحب سیکرٹری تبلیغ کوٹلی زمان نے پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے فرحت اور برکت کا موجب بنائے۔

(ڈاکٹر) H۔ فقیر احمد خان احمدی انچارج گورنمنٹ امدادی ڈسپنسری جاگن تعلقہ شکارپور (سندھ)

درخواست ہائے دعا

میں نے زمین کی الاٹمنٹ کے سلسلہ میں ایک درخواست فنانشل کمشنر کی عدالت میں دی ہوئی ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نور احمد ۲۳ جنوبی)

(۲) میری والدہ صاحبہ بعارضہ رعشہ کے بہت بیمار ہیں اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (۳) عرصہ تقریباً ۶ ماہ ہوئے کہ میری ہمشیرہ عزیزی امۃ الحفیظ پشاور میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (۴) نیز دو ماہ ہوئے میرے نانا جان سید محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار محلہ قادیان حال کوہاٹ کنگ دین تھوڑی سی دوری میں وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

الحفیظ خان ولد عبد الغفور خان مرحوم احمدی مہاجر قادیان حال پشاور شہر

(۵) میرا بچہ عزیزم عبد الرشید بعارضہ بخار تین دن سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(عبد اللطیف جرد گوجرانوالہ)

(۶) میں عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہوں اور دل کے دورے ہوتے ہیں احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خلیل احمد احمدی بزاز مرچنٹ حق بازار اوکاڑہ)

(۷) میرے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب کا امتحان یعنی ۲۸/۵ کو ہو رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز بندہ کو دنیاوی مشکلات اور درد گردہ کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم فضل و رحم فرمائے۔

(مرزا عبد المنان راحت گوالمنڈی راولپنڈی)

(۸) میری زمین کا مقدمہ عدالت میں ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام علی معرفت حافظ احمد الدین صاحب سیکنڈری مال ڈنگہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲/۵ کو راجہ عبد الرشید پسر راجہ کرم الٰہی ملکہ جہلم کا نکاح محترمہ محمودہ بیگم بنت ماسٹر محمد علی صاحب راولپنڈی کے ساتھ چھ سو روپیہ حق مہر پر مذکور ماسٹر صاحب نے انجمن احمدیہ راولپنڈی میں بعد نماز مغرب پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین اللّٰہم آمین

دعا گو راجہ عبد الستار محمود آباد جہلم

(۹) میرے شوہر محمد عبد العزیز ریٹائرڈ چیف انسپکٹر لائل پور کی دونوں آنکھیں موتیا بند کی وجہ سے بند ہو چکی ہیں۔ اور عرصہ دو ماہ سے سخت درد سر اور بائیں پہلو میں شروع ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ اگر کسی بھائی کو اس درد کا کوئی نسخہ یاد ہو تو از راہ کرم لکھ کر مشکور فرمائیں۔ (سلطانہ عزیز)

کراچی میں جس غنڈہ گردی بلوے اور اشتعال انگیزی کا مظاہرہ کیا گیا وہ ایک دن پوری قوم کو خطرے میں ڈال سکتا ہے

حکومت کو سختی کے ساتھ اس رجحان کا قلع قمع کرنا چاہیئے

ہفت روزہ شیراز کراچی ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء

قادیانی جماعت کے سالانہ اجتماعات کے موقع پر کراچی میں جو ہنگامہ ہوا ہے اس نے ایک مرتبہ پھر اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ جب تک تنگ نظر متعصب مذہبی جماعتوں کو ڈھیل دی جاتی رہے گی، پاکستان کی سالمیت خطرہ میں رہے گی۔ کراچی کے بعض علماء اسلام کا بیان ہے کہ اس ہنگامہ کا سبب قادیانی جماعت کے مقررین کی دل آزار اور اشتعال انگیز تقریریں تھیں اور مسٹر ابوطالب نقوی چیف کمشنر کا اعلان یہ ہے کہ ہنگامہ ایک منظم سازش کے ماتحت برپا کرایا گیا۔ اور یہ کہ اگر پولیس کی پوری طاقت استعمال نہ کی جاتی تو خدا جانے قادیانیوں کے خلاف یہ گڑبڑ کیا رخ اختیار کرتی؟ نقوی صاحب نے اپنے بیان میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس ہنگامہ کی وسعت اور اسکے پس منظر کی طرف اشارے کئے ہیں۔ چیف کمشنر کے وضاحتی بیان کی تردید مفتی محمد شفیع مولانا احتشام الحق۔ مفتی جعفر حسین (رکن پارلیمنٹ) اور مولانا لال حسین اختر نے کی ہے اور اشتعال انگیزی کا سرچشمہ قادیانی جماعت کے مقررین بلکہ خود چوہدری سر محمد ظفر اللہ صاحب کو قرار دیا ہے۔ ان متضاد بیانات کی موجودگی میں یک دفعہ کسی قطعی نتیجہ تک پہنچنا مشکل ہے اگر سنجیدگی اور احتیاط کے ساتھ صورتِ حالات کا تجزیہ کیا جائے تو چند "واضح حقائق" تک پہونچنا چنداں مشکل نہیں رہتا۔ بھلا اس بات سے کون واقف نہیں کہ پورے پاکستان میں قادیانی جماعت کی تعداد چند لاکھ (شاید یہ اندازہ بھی ہے) سے زائد نہیں اور اس قلیل تعداد کو ہمیشہ ایک عظیم ترین مخالفت سے دوچار رہنا پڑتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق قادیانیوں کے عقائد کیا ہیں؟ وہ ان کی مجددیت کے قائل ہیں یا نبوت کے؟ وہ ختم رسالت کے عقیدے پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں؟ یہ تمام مباحث علمی اور تحقیقی نوعیت رکھتے ہیں۔ اور یہ منصب علماء کا ہے کہ وہ ان عقائد کی تردید اور اصلاح کریں اور جو گمراہ لوگ ختم رسالت کے عقیدے میں مذبذب ہیں ان کو راہِ راست پر لائیں لیکن یہ بحث، مباحثہ مناظرہ و مکالمہ کی حدود تک رہنا چاہیئے۔ بے شک جو شخص "ختم رسالت" کے عقیدے کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں اس باب میں ہرگز دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ لیکن قادیانی اپنی صفائی میں کیا کہتے ہیں؟ ہمارا فرض ہے کہ تحمل کے ساتھ اسے سنیں اور جہاں جہاں انہیں اعتقادی طور پر غلط پائیں۔ نرمی کے ساتھ متنبہ اور محبت کے ساتھ خبردار کریں۔ یہ تو ہے اصلاحِ نفوس اور امر بالمعروف کا وہ طریقہ جو اسلام نے تعلیم کیا ہے اور قرآن مجید میں بار بار اس کا اعادہ کیا گیا ہے۔ غنڈہ گردی اور جہالت کا راستہ یہ ہے کہ لاٹھیاں لے کر مخالف عقیدہ رکھنے والوں پر دھاوا بول دیا جائے اور ڈنڈے کے زور سے ان کی اصلاح کی جائے۔ افسوس یہ ہے کہ بعض حلقوں نے قادیانیوں کی اصلاح کے لئے یہی دوسرا رستہ اختیار کر رکھا ہے۔ جس کے نتائج "جہانگیر پارک" کے جلسے میں ظاہر ہو گئے۔ ہم ہرگز اس الزام کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ قادیانیوں کے جلسہ میں اشتعال انگیزی کی گئی۔ مولوی احتشام الحق صاحب اور ان کے دوسرے رفقاء نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ:-

"سو ڈیڑھ سو قادیانیوں کی خوشنودی کے لئے کراچی کے سولہ لاکھ باشندوں کو کچلا نہیں جا سکتا۔" اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس جلسہ میں قادیانیوں کی تعداد سو ڈیڑھ سو سے زائد نہ تھی انصاف کیجئے کہ مخالفت کے ایسے عظیم طوفان میں مٹھی بھر انسانوں کو اشتعال انگیزی اور بدزبانی کی جرأت ہو سکتی ہے؟ نہیں! یہ الزام کوئی شخص تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس سلسلہ میں چیف کمشنر نے جو وضاحت کی ہے۔ صرف وہی قابل تسلیم ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ کافی عرصہ سے قادیانیوں کے خلاف وسیع پیمانے پر اشتعال انگیزی کی جا رہی ہے اور اس پر جوش مخالفت کے سبب پنجاب میں کہیں کہیں چند ناخوشگوار حوادث بھی پیش آئے ہیں۔ چند ماہ قبل کراچی میں جو اینٹی قادیانی اجتماعات ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی مخالفانہ احساسات کو کافی بھڑکایا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عوام کے ایک مشتعل ہجوم نے پولیس سے مڈبھیڑ کے بعد شیزان ریسٹورنٹ، احمدیہ فرنیچر اسٹور، احمدیہ لائبریری اور بعض دوسرے ایسے اداروں کو جن کے متعلق احمدی ملکیت ہونے کا شبہ تھا آگ لگانے کی کوشش کی۔ اور اگر کراچی ایڈمنسٹریشن اس موقع پر غیر معمولی احتیاطی تدابیر اختیار نہ کرتا اور پولیس وسیع پیمانے پر حرکت میں نہ لائی جاتی۔ تو خدا جانے کراچی میں کیا کیا مناظر دیکھنے میں آئے ہیں۔

اوکاڑہ کے نمائندہ زمیندار کا تردیدی بیان

روزنامہ زمیندار مورخہ ۱ جون کو میرے نام سے چند خبریں شائع ہو گئی ہیں جو کہ چوہدری غلام قادر نمبردار اوکاڑہ کے متعلق ہے کہ وہ قادیانیت سے علیحدہ ہو گئے ہیں اس سے قبل بھی ایک خبر جس میں لائلپور کا ان طرح کے ... کے متعلق شائع ہو گئی تھی میں ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ ان دو خبروں سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ یہ خبریں کسی شرارت پسند شخص کی کارستانی معلوم ہوتی ہیں جو میری مخالفت کر کے مجھے بدنام کرنا چاہتا ہے۔ جہانتک ان خبروں کا تعلق ہے نہ یہ خبریں میں نے روانہ کی ہیں اور میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔

شیخ بشیر احمد لبلم خود
نامہ نگار زمیندار اوکاڑہ

ماسکو کی اقتصادی کانفرنس ناکام ہو چکی ہے

قاہرہ ۹ جون۔ لندن کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ماسکو میں اقتصادی کانفرنس میں جو فیصلے کئے گئے تھے ان پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ قاہرہ کا آزاد اخبار "الاہرام" اس پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ یہ حالات مرامر مایوسی کا باعث ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ عالمی تجارتی معاملات کو زمانہ قبل از جنگ کی طرح کر دیا جائے۔ اس وقت بھی سراسر واضح تھا کہ روس وہ سامان حاصل کرنا چاہتا ہے جسے مغربی طاقتیں فوجی اہمیت کا تصور کرتی ہیں۔ مثلاً تانبا، جست، پیرا، ہیم فولاد۔ ادن اور ربڑ وغیرہ لیکن امریکہ نے نہایت سختی سے انکار کر دیا تھا۔ (استار)

(م) ہم ایک طرف تو حضرات علماء کرام کے روشن خیال طبقہ سے درخواست کریں گے کہ خدا اور رسول کیلئے میدان میں آئیں اور جاہلوں کو موقع نہ دیں کہ وہ ہم لاکھوں انسانوں کے خون سے خریدی ہوئی اس گرانمایہ مملکت کے اتحاد، سالمیت اور آزادی کو خطرے میں ڈال دیں اور دوسری طرف حکومت پاکستان سے اصرار کریں گے کہ "مذہبی اشتعال انگیزی" کے مقابل اس کا رویہ اب تک تحمل اور نرمی کا رہا ہے۔ یہ رویہ ایک دن پوری قوم کو خطرے میں ڈال دے گا۔ جہاں تک قادیانیوں کا تعلق ہے اس کے حامی ہیں کہ ان کے عقائد کی تردید پر خوش اپنے کی پابی جائے۔ یہ امر کا طریقہ یہ ہے کہ علمائے اسلام علم و تحقیق کے میدان میں ان کا مقابلہ کر لیں۔ لیکن یہ ایک گردی، یہ بلوے یہ اشتعال انگیزیاں ہمیں صاف لفظوں میں اعلان کرنا چاہیئے کہ پاکستان میں مذہبی مخالفت پر لاٹھیاں برسانے والوں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

اردن کی حجاز لائن اسلامی وقف ہے

۹ جون۔ حکومت اردن کے ایک قانون کے ذریعے حجاز ریلوے کا جو حصہ اردن میں ہے اسے ایک شوریٰ کا ادارہ بنا کر اسلامی وقف قرار دیا گیا ہے جس کا انتظام علیحدہ ہوگا۔ اس کے قانون کے ماتحت لائن کے لئے ایک اور منتظم مقرر کیا جائیگا ...

بھارت کیلئے امریکی فنی مشیر کا تقرر

نئی دہلی ۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ نے بھارت کے ان منصوبوں کی نگرانی کے لئے ایک افسر مقرر کیا ہے جو اقوام متحدہ کی فنی امداد کے تحت کئے جا رہے ہیں۔

اس افسر کا نام ریذیڈنٹ ٹیکنیکل امداد کا نمائندہ ہو گا جس کا تقرر اس معاہدے کے ماتحت ہوا جو گذشتہ فروری میں اقوام متحدہ اور بھارت کے درمیان ہوا تھا۔ معاہدے کے مطابق ان کی تنخواہ وغیرہ تو اقوام متحدہ ادا کرے گی اور رہائش، سفر اور دفتر عملہ کا انتظام بھارتی حکومت کی طرف سے ہوگا۔ (استار)

عمان ۹ جون۔ گذشتہ چند دنوں میں اردن کے سرحدی دیہات پر یہودیوں کے سراپا حملوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ (استار)

ربوہ میں اراضی قابل فروخت

میں اپنا ایک قطعہ اراضی ۱ کنال ۱۰ مرلہ میں سے ایک کنال جو کہ دارالرحمت محلہ میں بلاک نمبر ۲ قطعہ ۱۳ نہایت موزوں جگہ جس کا قبضہ حاصل کر چکا ہوں فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب علاوہ جمعہ کے صبح ۹ سے ۵ بجے شام تک بالمشافہ یا بذریعہ ڈاک تصفیہ کر سکتے ہیں۔

بر مکان عزیز الدین احمد زرگر اندرون موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۰